REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ

فی پرچہ ۱؍

جلد ۴۶/۱۱ | ۲۴ ظہور ۱۳۳۶ ھش ۲۴ اگست ۱۹۵۷ء | نمبر ۱۹۹

175

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۳ اگست۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع ہے کہ

"طبیعت میں کمزوری محسوس ہو رہی ہے۔ اور نبض کسی قدر تیزی کی طرف مائل ہے۔"

احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— مکرم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کو تا حال بخار کی شکایت ہے۔ گلے میں سوزش ہے۔ جس کی وجہ سے غذا اندر نہیں جاتی۔ پانی پینا بھی مشکل ہے۔ کمزوری بے حد ہو گئی ہے۔ تنفس اور کھانسی کی شکایت بدستور ہے۔ احباب سے ان کی صحت کے لئے خاص دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

اردن کے شاہ حسین ترکی کے سرکاری دورہ پر استنبول پہنچ گئے

شام کی صورت حال پر شاہ فیصل، شاہ حسین اور صدر جلال بایار کے باہمی مذاکرات

استنبول ۲۳ اگست۔ اردن کے شاہ حسین آج ترکی کے سرکاری دورہ پر استنبول پہنچ گئے۔ ہوائی اڈہ پر ترکی کے صدر مسٹر جلال بایار، وزیر اعظم مسٹر عدنان مندریز اور ترکی کے دوسرے اعلیٰ سرکاری افسروں نے شاہ کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ شاہ حسین شام کی تازہ صورت حال پر ترکی کے صدر سے بات چیت کرنے آئے ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ عراق کے شاہ فیصل بھی اس وقت گزشتہ جولائی سے استنبول میں موجود ہیں۔ اور اسی مسئلہ پر ترکی کے حکام سے بات چیت کر رہے ہیں۔

آج عمان سے روانہ ہوتے وقت ترکی کی حکومت کی طرف سے شاہ حسین کو ایک مراسلہ دیا گیا جس میں شام ہی کے مسئلہ کا ذکر تھا۔ استنبول جاتے ہوئے شاہ حسین کا طیارہ جب بغداد ٹھہرا تو ہوائی اڈہ پر ۳۰ منٹ کے درمیانی وقفہ کے دوران عراق کے وزیر اعظم علی الجودت اور دوسرے حکام نے شاہ سے گفتگو کی۔ شام کی موجودہ صورت حال کے سلسلہ میں شاہ حسین کے دورہ ترکی اور شاہ فیصل کی ترکی میں موجودگی کو بین الاقوامی حلقوں میں خاص اہمیت دی جا رہی ہے۔

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ

یورپ امریکہ کے سفر پر کراچی سے روانہ ہو گئے

کراچی ۲۱ اگست (بذریعہ ڈاک)

مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ آج ۱/۲ ۷ بجے صبح بذریعہ ہوائی جہاز یورپ اور امریکہ کے سفر پر روانہ ہو گئے۔ راستہ میں آپ مقامات مقدسہ کی زیارت کا ارادہ بھی رکھتے ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور کامیاب و کامران واپس لائے آمین۔

مبلغ ہالینڈ مکرم مولوی ابوبکر ایوب صاحب ربوہ پہنچ گئے

ریلوے سٹیشن پر اہالیان ربوہ کی طرف سے پرتپاک خیر مقدم

ربوہ ۲۳ اگست۔ مبلغ ہالینڈ مکرم مولوی ابوبکر ایوب صاحب مولوی فاضل آف انڈونیشیا کل سات بجے شام بذریعہ چناب ایکسپریس کراچی سے ربوہ پہنچ گئے۔ ریلوے سٹیشن پر اہالیان ربوہ کی ایک کثیر تعداد نے جس میں خاندان حضرت مسیح موعود کے افراد سلسلہ کے بزرگان اور مرکزی اداروں کے کارکنان بھی شامل تھے نہایت گرم جوشی سے نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان آپ کا استقبال کیا۔ اور پھولوں کے ہار پہنائے۔

مکرم مولوی ابوبکر ایوب صاحب واقف زندگی انڈونیشیا کے رہنے والے ہیں۔ آپ ۱۹۲۳ء سے ۱۹۳۱ء تک کے درمیانی عرصہ میں قادیان میں دینی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ ۱۹۲۹ء میں آپ نے پہلے انڈونیشین کی حیثیت سے پنجاب یونیورسٹی کا امتحان مولوی فاضل پاس کیا تھا۔ ۱۹۳۱ء میں آپ قادیان سے اپنے وطن انڈونیشیا واپس تشریف لے گئے جہاں سلسلہ کی طرف سے ۱۹۵۰ء تک خدمت دین اور تبلیغ اسلام میں مصروف رہے ۱۹۵۰ء کے آخر میں آپ کو ہالینڈ میں تبلیغ اسلام کے لئے مقرر کیا گیا چنانچہ دسمبر ۱۹۵۰ء میں ربوہ سے ہوتے ہوئے آپ ہالینڈ تشریف لے گئے جہاں ۱/۲ ۶ سال (باقی صفحہ ۸ پر)

عمان میں بغاوت ابھی تک جاری ہے

باغی امام کے نمائندہ کا بیان

قاہرہ ۲۳ اگست۔ عمان میں باغیوں کے امام کے نمائندہ سید محمد الحارثی نے کہا ہے کہ عمان میں قبائل کی بغاوت ابھی تک جاری ہے۔ اور امام غالب بن علی ان کی راہنمائی کر رہے ہیں۔ ترجمان نے کہا ہے کہ امام آخری دم تک عمان کے عوام کے مطالبات کی حمایت کا تہیہ کئے ہوئے ہیں۔ اور وہ اس کے لئے جنگ جاری رکھیں گے۔

لاہور میں جلسہ ہائے سیرۃ النبیؐ

احباب زیادہ سے زیادہ شامل ہوں

مرکزی سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ لاہور کی طرف سے اعلان ہے کہ مورخہ ۲۵ اگست بروز اتوار بوقت آٹھ بجے صبح مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ میں جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد ہوگا۔ احباب وقت مقررہ پر کثرت تشریف لائیں اور اپنے دوستوں کو ساتھ لائیں۔ نیز صاحب مجلس خدام الاحمدیہ گنج مغلپورہ لکھتے ہیں کہ اسی روز بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ گنج مغلپورہ میں مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام سیرت النبی کا جلسہ ہو رہا ہے۔ احباب سے اس موقعہ پر بھی شمولیت کی درخواست ہے۔

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کے لئے درخواست دعا

قادیان سے مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اطلاع دی ہے کہ بذریعہ تار معلوم ہوا ہے کہ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب جگر کی خرابی کی وجہ سے بہت بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب حضرت سیٹھ صاحب موصوف کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ر اگست ۱۹۵۷ء

مسیحی مشنریوں کی سرگرمیاں

چند روز سے ہمارے بعض حساس اہل علم حضرات کی توجہ عیسائی مشنریوں کی تبلیغی سرگرمیوں کی طرف منعطف ہو رہی ہے چنانچہ بعض دینی اخباروں میں اس کا ذکر آیا ہے اور اس مطلب کے ریزولیوشن بھی بعض جماعتوں نے منظور کئے ہیں کہ مشنریوں کی سرگرمیوں کو حکومت روکنے کے لئے ضروری اقدامات کرے۔

حقیقت یہ ہے کہ مشنری کوئی آج ہی ہمارے ملک میں سرگرم کار نہیں ہیں بلکہ جب سے برطانیہ نے یہاں قدم رکھا ہے اس وقت سے عیسائی مشنری یہاں کام کر رہے ہیں۔ انگریزی عہد میں انہوں نے ہمارے شہروں میں ہی نہیں بلکہ دیہات میں بھی بڑے بڑے مشن قائم کر لئے ہیں اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ شاید ہی کوئی قصبہ ہوگا۔ جہاں مشن سکول یا مشن ہسپتال یا گرجا نہ ہو۔

اگرچہ مشنریوں کو اونچے طبقے کے لوگوں میں بہت کم کامیابی ہوئی ہے۔ لیکن نچلے طبقوں میں وہ سو فیصدی کامیاب ہیں۔ جن گروہوں کو ہمارے معاشرہ نے دھتکار دیا ہوا ہے۔ عیسائی مشنری ان میں بہت اہم کام کر رہے ہیں اس طرح پاک و ہند میں عیسائیوں کی ایک مؤثر اقلیت پیدا ہو گئی ہے۔ بعض مسلمان اہل علم حضرات اکا دکا شروع ہی سے عیسائیوں کا مقابلہ کرتے رہے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کی کوئی منظم جماعت سوائے جماعت احمدیہ کے اس میدان میں مقابلہ کے لئے نہیں نکلی اس کی بعض وجوہات ہیں جن کی یہاں تفصیل بیان کرنا اس وقت ہمارے مدنظر نہیں۔ ہم یہاں مختصراً یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ ابھی تک مسلمان اہل علم حضرات نے اس مسئلہ کو کس طرح لیا ہے اور اب جو اس طرف توجہ ہو رہی ہے اس سے مستقبل میں کیا امید کی جا سکتی ہے۔ ایک ہفت روزہ دینی معاصر "ایشیا" کی حالیہ اشاعت میں جناب فضل الرحمٰن صاحب ہزارہ کا ایک مضمون "مسیحی مشنری اور ہم" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے۔ فاضل مضمون نگار لکھتا ہے:-

"آج کل مسیحی مشنریوں نے اپنے حلقۂ کار کو اس قدر وسیع کر رکھا ہے کہ دنیا کے دوسرے ممالک کا تو میں نہیں کہہ سکتا مگر پاکستان میں ان کی سرگرمیاں دن دونی رات چوگنی ترقی پر ہیں وہ دور دراز علاقے جہاں کے خواص بھی کسی وقت ان مشنریوں کے نام سے ناآشنا تھے۔ آج وہاں کے عوام تک ان کے تذکرے ہو رہے ہیں نت نئی کتابیں شائع ہو ہو کر مفت یا کوڑیوں کے مول مسلمان عوام میں تقسیم کی جا رہی ہیں۔ اور مسلمان ان کتابوں میں اسلام اور پیغمبر اسلام کی ذات پر بے باکانہ و دلیرانہ رکیک حملے پا کر سیخ پا ہوتے رہتے ہیں!

اس صورت حال کے خلاف بعض دینی حلقوں سے صدائے احتجاج بھی بلند ہو جاتی ہے۔ بعض لوگ حکومت پر بھی زور دے دیتے ہیں کہ قانونی طور پر ان مشنریوں کو ممنوع قرار دے کر ان کی سرگرمیوں کو بیک جنبش ختم کر دیا جائے اور کچھ افراد ایسے بھی ہیں جو واعظانہ انداز میں مسلم عوام کو ان مسیحی مبلغین سے دور و متنفر رہنے کی تلقین کرتے رہتے ہیں!

آگے چل کر فاضل مضمون نگار نے عیسائی تبلیغی سرگرمیوں کے مقابلہ میں جو کچھ مسلمان کر رہے ہیں۔ اس کی ناکامی کا نقشہ اس طرح کھینچا ہے

"لیکن دیکھنا یہ ہے کہ باطل کے ان حملوں کی روک تھام کی صحیح راہ یہی ہے کہ ہم وقتی طور پر غیر مسلم عناصر کی نقل و حرکت کو غیر قانونی قرار دے دیں۔ یا ان کی کتابوں کو قانون کے زور سے ضبط کرانے کی کوشش شروع کرا دیں اور عوام کو وعظ سناتے پھریں کہ وہ غیر مسلم مبلغین کے قریب نہ پھٹکنے پائیں۔ میری نظر کوتاہ میں تو مدافعت کی یہ صورت اور روک تھام کے یہ ذرائع اس قدر بے روح اور کھوکھلے ہیں جو نہ کبھی بار آور ہو سکے ہیں اور نہ ہو سکتے ہیں۔ آج جن ذرائع کو اختیار کر کے ہم اپنے دین و ایمان کی سلامتی کے خواب دیکھ رہے ہیں حقیقت یہ ہے کہ یہ محض خود فریبی ہے جو ہمیں مقاصد میں کامیابی کے رستہ سے ہٹا کر مزید ناکامی کے خندق میں گرا رہی ہے باطل قوتیں اور خصوصاً عیسائی مشنریاں جس کامیابی کے ساتھ آج پوری دنیا پر مسلط ہو رہی ہیں وہ واقعی ایک حساس دل والے مسلمان کے لئے قلبی اذیت اور ذہنی پریشانی کی باعث ہیں لیکن اس سے زیادہ پریشان کن ہماری بے تدبیری ہے جس کی وجہ سے ہم حقیقت حال سے دور اور بہت دور ہوتے جا رہے ہیں"۔!

اس کے بعد فاضل مضمون نگار نے مسیحی مشنریوں کی کامیابی کا واحد سبب ان الفاظ میں بیان کیا ہے

"اگر غور کیا جائے تو یہ حقیقت از خود ہی سامنے آ جاتی ہے کہ ان مشنریوں اور اس قسم کی دوسری غیر اسلامی تحریکوں کے پھیلاؤ کا سبب وحید ان کا جماعتی نظم و ضبط ہے اور اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ یہ نسخۂ کیمیا ان لوگوں نے قرآن عظیم سے اخذ کیا ہے کیونکہ قرآن ہی ایک ایسی کتاب ہے جو جماعتی نظم و ضبط پر زور دیتی اور اس کی برکات کھل کھل کر بیان کرتی ہے یہ لوگ محض اندھیرے میں تیر نہیں چلاتے بلکہ ایک تنظیم کے تحت سر جوڑ کر بیٹھتے ہیں اور اپنی انفرادی صلاحیتوں کا جائزہ لینے کے بعد ہی اسلام کے خلاف تحریک چلاتے ہیں۔ وہ اپنے مفروضہ مقاصد کے لئے جہاں تعلیم و تعلم پر سختی سے کاربند ہیں وہاں وہ اپنی تحریک کو پھیلانے بڑھانے اور جاذب بنانے کے لئے تربیت پر بھی عملاً زور دیتے ہیں۔

وہ لوگ اپنی شخصی زندگی کے اندر گو ایک دوسرے کی جان کے لاگو بھی رہتے ہیں، لیکن اپنی تحریک کی راہوں میں اٹکی ہوئی روک کو ہٹانے میں اپنے آپ کو ایک وحدت کی صورت میں پیش کرتے ہیں۔ وہ فرد کے نقصان کی تلافی کے لئے ایک پائی بھی خرچ کرنا فضول خرچی سمجھتے ہیں لیکن بقائے جماعت اور حصول مقاصد کے لئے اپنا گھر بار تک لٹانے کے لئے ہمہ اوقات تیار رہتے ہیں۔ وہ ایک فرد کا خون تو بآسانی بہا سکتے ہیں۔ لیکن اپنی جماعت کی آن پر جان تک کی بازی لگا کر بھی آنچ نہیں آنے دیتے یہی وجہ ہے کہ جب وہ مقابلہ کے میدان میں اترتے ہیں تو مد مقابل کے چھکے چھوٹ جاتے ہیں"۔

یہاں تک تو فاضل مضمون نگار کا اندازہ بالکل صحیح ہے مسیحی مشنری مسلمان اہل علم حضرات کے مقابلہ میں اسلئے کامیابی سے کام کر رہے ہیں کہ اول الذکر تو منظم ہیں لیکن مسلمانوں میں تنظیم کا فقدان ہے باقی فاضل مضمون نگار نے اس کے بعد اشتراک خیال و اشتراک عمل کے متعلق جو کچھ فرمایا ہے۔ اس سے ہم کلی طور پر متفق نہیں ہیں۔ فاضل مضمون نگار مسلمانوں کی ناکامی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"سوچنے کا مقام ہے کہ وہ ملت جسے "اعتصام بحبل اللہ" کی ہدایت دی گئی تھی، وہ امت جسے ایک وحدت بنے رہنے کی تلقین ہوئی تھی۔ وہ جماعت جس کی تعریف "رحماء بینھم" کے الفاظ میں فرمائی گئی تھی۔ آج وہی امت و ملت وہی قوم و جماعت فرقہ بندی کی شکار ہے۔ زندگی کے ایک ہی ضابطہ (قرآن) کے مطابق زندگیاں گزارنے کے مدعی متضاد پارٹیوں اور متعارض فرقوں میں بٹ کر الگ الگ راہیں نکال چکے ہیں۔ وہ خدائی لشکر جس کی قیادت خاتم المرسلین ہی موزوں ترین نہج پر فرما رہے تھے، آج وہ لشکر محمدی قیادت سے بالکل بے نیاز ہو کر مختلف الخیال مقتداؤں کا دم بھرنے لگ گئے ہیں بالفاظ دیگر

(باقی ص ۶ پر)

صدر منکرین خلافت کے ٹریکٹ خطاب بہ اہل ربوہ کا جواب

حضرت مسیح موعودؑ اور مصلح موعود کا مذہب ایک ہی ہے

از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ربوہ

(۲)

صدر منکرین خلافت اپنے ٹریکٹ میں اہل ربوہ کی خدمت میں ان الفاظ میں استدعا کرتے ہیں:۔

"وہ میری تحریر پر ٹھنڈے دل سے غور کریں کہ جس شخص کو انہوں نے امام مانا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (ہماری تنبیہ پر ڈاکٹر صاحب نے علیہ الرحمۃ کی بجائے علیہ السلام لکھ دیا ہے۔ شمس) کے مذہب پر ہے یا اس کے مخالف" (ٹریکٹ ص۲۳)

اہلیان ربوہ علیٰ وجہ البصیرت یہ اعلان کرتے ہیں۔ کہ ہمارے امام سیدنا محمود المصلح الموعود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مذہب پر ہیں۔ اور سرمو اس سے منحرف نہیں ہیں۔ اور جو لوگ آپ کے مذہب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مذہب کے مخالف بتلاتے ہیں۔ وہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مذہب سے ناواقف اور آپ کے مذہب کے مخالف ہیں۔ اور یہ بات ہم از خود نہیں لکھتے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے قلم سے سبز اشتہار میں اس کا اعلان فرما چکے ہیں۔ فرماتے ہیں

"خدا تعالیٰ کے انزال رحمت اور روحانی برکت بخشنے کے لئے بڑے عظیم الشان دو طریقے ہیں ... (۲) دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین و ائمہ و اولیاء و خلفاء ہے۔ تا ان کی اقتداء اور ہدایت سے لوگ راہ راست پر آجائیں اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے یہ دونوں شق ظہور میں آجائیں ...... اور دوسری قسم رحمت کی جو ابھی ہم نے بیان کی ہے۔ اس کی تکمیل کے لئے خدا تعالیٰ دوسرا بشیر بھیجے گا۔ جیسا کہ بشیر اول کی موت سے پہلے ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں اس کے بارہ میں پیشگوئی کی گئی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا۔ کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ یخلق اللہ ما یشاء"

(سبز اشتہار حاشیہ ص۱۵-۱۷)

اور اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے متعلق سبز اشتہار کی یہ پیشگوئی نقل کر کے کہ "دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمود ہے" حضرت اقدس اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے ص۳۶۲ میں فرماتے ہیں۔

"جس کے مطابق جنوری ۱۸۸۹ء میں لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام محمود رکھا گیا۔ اور اب تک بفضلہ تعالیٰ زندہ موجود ہے۔ اور سترھویں سال میں ہے"۔

اس سبز اشتہار کی عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ "محمود" کے ذریعہ اللہ تعالیٰ انزال رحمت کی دوسری قسم کی تکمیل فرمائے گا۔ جو ارسال مرسلین و نبیین و ائمہ و اولیاء و خلفاء ہے۔ یعنے وہ آپ کا خلیفہ اور جانشین ہوگا۔ اور امام اور اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوگا۔ اور اس کی ہدایت سے اور اس کی اقتداء اختیار کر کے لوگ راہ راست پر آئیں گے اور یہ بات تبھی درست ہو سکتی ہے کہ آپ کے عقائد صحیح اور درست ہوں۔ اور آپ کا مذہب وہی ہو۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہے۔

مامور من اللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کی نسبت صدر منکرین خلافت اپنے ٹریکٹ میں لکھتے ہیں:

"میرے لئے صرف وہ چیز حجت ہے جو خدا کے مامور نے پیش کی" (ٹریکٹ ص۱۲)

اس تصریح کے بعد صدر منکرین خلافت کے دل میں اگر ذرہ بھر بھی ایمان ہے۔ یا اپنے مذکورہ بالا قول کا پاس ہے۔ تو اہلیان ربوہ کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر اس امر کا اعلان کریں۔ کہ اس تحریر کے بموجب حضرت امام جماعت احمدیہ سیدنا محمود المصلح الموعود یقینی طور پر حضرت امام مہدی مسیح موعود علیہ السلام کے مذہب پر ہیں

— (۲) —

نظیر مسیح موعودؑ

اہلیان ربوہ حضرت محمود المصلح الموعود کے عقائد کے درست ہونے پر اس لئے بھی یقین رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث یتزوج و یولد لہ کہ مسیح موعود شادی کریگا اور اس کی اولاد ہوگی کا ذکر کر کے فرماتے ہیں:۔

فغی ھٰذا اشارۃ الیٰ ان اللہ یعطیہ ولدا صالحاً یشابہ اباہ ولا یأباہ ویکون من عباد اللہ المکرمین"

یعنے اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مسیح موعود کو ایک صالح لڑکا عطا کرے گا جو اپنے باپ کا نظیر ہوگا۔ اور اس کا کسی حال میں انکار نہیں کرے گا۔ اور خدا تعالیٰ کے معزز بندوں میں سے ہوگا۔

پھر اس کی یہ وجہ بیان فرماتے ہیں۔

ذلک ان اللہ لا یبشر الانبیاء والاولیاء بذریۃ الا اذا قدر تولید الصالحین وھذہ ھی البشارۃ قد بشرت بھا من سنین"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۷۹ حاشیہ)

وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انبیاء اور اولیاء کو اولاد کی بشارت اسی وقت دیتا ہے جبکہ صالحین کا پیدا کرنا مقصود ہو۔ اور یہی بشارت مجھے اللہ تعالیٰ نے کئی سال سے دے رکھی ہے۔

آئینہ کمالات اسلام ۱۸۹۳ء میں شائع ہوئی۔ اور اس سے کئی برس پہلے ۱۸۸۸ء میں آپ کو یہ بشارت دی گئی جس کا ذکر آپ نے اشتہار تکمیل تبلیغ مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں بایں الفاظ کیا ہے۔

"خدائے عزوجل نے ... اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا۔ کہ بشیر اول کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا۔ جس کا نام محمود بھی ہوگا۔ اور اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا تھا۔ کہ وہ اولوالعزم ہوگا۔ اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ قادر ہے۔ جس طور سے چاہتا ہے کرتا ہے"

(تذکرہ ص۱۷۰)

پس ثابت ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی میں جس لڑکے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ وہ سیدنا محمود المصلح الموعود ہیں۔ آئینہ کمالات اسلام میں "یشابہ اباہ" کے الفاظ ہیں۔ کہ وہ اپنے باپ کا نظیر و شبیہ ہوگا۔ اور اس سے کئی سال پہلے جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے بشارت دی تھی۔ اس میں آپ کے حق میں فرمایا کہ

"وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا"

پس اللہ تعالیٰ اور اس کے پاک رسول کی پیشگوئیوں کے مطابق ہمارے امام کا صالح اور خدا تعالیٰ کے معزز بندوں میں سے ہونا آفتاب نیم روز کی طرح ظاہر ہے۔

(۳)

بشیر اول کا ظہور ثانی

اہلیان ربوہ اپنے واجب الاطاعت امام کے عقائد کی صحت پر اس لئے بھی یقین رکھتے ہیں۔ کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے الہام میں کمال مشابہت کی وجہ سے بشیر اول ہی قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب سر الخلافہ میں فرماتے ہیں

الا لی کان ابنا صغیرا وکان اسمہ بشیرا

فتوفاہ اللہ فی ایام الرضاع ۔۔۔۔ فالھمت من ربی انا نردہ الیک تفضلا علیک۔"
(تذکرہ صفحہ ۱۷۹)

یعنی میرا ایک بیٹا جو صغر سنی کی حالت میں تھا اور جس کا نام بشیر تھا۔ اور جو شیر خوارگی کے ایام میں اللہ تعالیٰ کو پیارا ہوگیا۔ تو اس کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہم محض اپنے فضل اور احسان سے اسے تجھے واپس دیں گے۔

اس الہام کا یہ صاف مطلب ہے کہ بشیر اول کی بجائے جو دوسرا بشیر جس کا دوسرا نام محمود بھی ہے دیا جائے گا۔ وہ انہی صفات سے متصف ہوگا جو بشیر اول کی الہام الٰہی میں بتائی گئی ہیں۔ جو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام الہام کی بنا پر فرماتے ہیں۔ یہ ہیں۔

"وہ پاک اور نور اللہ اور مقدس اور بشیر اور خدا با ماست اس کا نام رکھا گیا ہے۔"
(تذکرہ صفحہ ۱۵۵)

نیز فرماتے ہیں:۔

"اور دین کی چمک اس میں بھری ہوئی ہے اور روشن فطرت اور عالی گوہر اور صدیقی روح اپنے اندر رکھتا ہے اور اس کا نام باران رحمت اور مبشر اور بشیر اور ید اللہ بجلال و جمال وغیرہ اسماء ہیں"
(تذکرہ صفحہ ۱۵۶)

اس بشیر اول جس کی طہارت باطنی اور صفائی استعداد کی الہام میں یہ تعریف بیان کی گئی ہے۔ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ وعدہ دیا کہ میں اسے تمہیں واپس دوں گا۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ بشیر ثانی حضرت محمود مصلح موعود کی پیدائش سے پورا ہوا اور یہ وعدہ اسی صورت میں پورا ہو سکتا ہے جب کہ بشیر ثانی جس کا نام محمود بھی ہے اسے مقدس اور پاک اور نور اللہ اور باران رحمت اور دیگر صفات کا حامل تسلیم کیا جائے اور آپ کے عقائد کو صحیح اور درست تسلیم کیا جائے

(۴)

رؤیا۔ کشوف اور الہامات

اہلیان ربوہ اس لئے بھی اپنے امام کے عقائد کو صحیح مانتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے صدہا افراد پر رؤیا۔ کشف اور الہام کے ذریعہ آپ کی صداقت اور آپ کے روحانی مرتبہ کی عظمت کا انکشاف کیا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی کی بناء پر آپ کی بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ یہ خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت ہے اس بات پر کہ سیدنا محمود مصلح موعود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مذہب پر ہیں۔ اور آپ کے عقائد ہی درست عقائد ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ سینکڑوں اشخاص کی رؤیا، کشف اور الہام کے ذریعہ آپ کی طرف رہنمائی نہ کرتا۔ اور یہ شہادات الفضل میں شائع شدہ ہیں۔

(۵)

مبارک نسل

اہلیان ربوہ اس لئے بھی یقین رکھتے ہیں کہ ہمارے امام کے عقائد درست ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دوسری بیوی کا نام خدیجہ اس لئے رکھا تھا۔

"کہ وہ ایک مبارک نسل کی ماں ہے جیسا کہ اسجگہ بھی مبارک نسل کا وعدہ تھا۔"
(تذکرہ بحوالہ نزول المسیح صفحہ ۳۶)

نیز فرماتے ہیں:۔

"سو چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا اور اس میں سے وہ شخص پیدا کریگا جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا۔ اس لئے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے۔ دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلا دے"
(بحوالہ تریاق القلوب تذکرہ صفحہ ۳۸)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ آپ کی تعلیم کی مخالفت نہیں کریں گے۔ اور نہ آپ کے سلسلہ کی بدنامی کا موجب ہوں گے بلکہ وہ ان نوروں کو جن کی تخم ریزی آپ کے ہاتھ سے ہوئی دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلا دیں گے پس اس وعدہ کی بناء پر ہم علی وجہ البصیرت ان لوگوں کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد کو گمراہ اور آپ کی اصل تعلیمات سے محروم اور آپ کے مذہب سے منحرف قرار دیتے ہیں۔ جھوٹا سمجھتے ہیں۔

(۶)

متقی اور سچے مسلمان

پھر اہلیان ربوہ اپنے امام کے عقائد کی صحت و درستی پر اسلئے بھی یقین رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب اللہ تعالیٰ کی وحی کی بناء پر مقبرہ بہشتی کی بنیاد رکھی تو آپ نے وصیت کرنے والوں کے لئے چند شرائط لکھیں جن میں سے ایک یہ ہے۔ کہ

"اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی اور محرمات سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو سچا اور صاف مسلمان ہو"

نیز فرمایا:۔

"خدا کے کلام کا مطلب یہ ہے کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائے گا"

لیکن اس کے ساتھ ہی آپ نے یہ بھی فرمایا کہ:۔

"میری نسبت اور میرے اہل و عیال کی نسبت خدا نے استثناء رکھا ہے۔ باقی ہر ایک مرد ہو یا عورت ہو اس کو ان شرائط کی پابندی لازم ہوگی اور شکایت کرنے والا منافق ہوگا۔
(دیکھو ضمیمہ متعلقہ رسالہ الوصیت شرط ۲۰)

اب سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ آپ کی بیوی اور آپ کی اولاد کو وصیت کرنے سے کیوں مستثنیٰ قرار دیا کیا اس کی وجہ صرف یہ نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے اہل و عیال عالم الغیب خدا کی نظر میں ہمیشہ متقی اور محرمات سے پرہیز کرنے والے اور تا یوم وفات سچے اور صاف مسلمان رہنے والے اور وفات کے بعد جنت میں داخل ہونے والے تھے پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فرمان اس امر کی بین اور واضح دلیل ہے کہ آپ کی اولاد کا وہی مذہب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہے اور متقی قرآن مجید میں انہی لوگوں کو کہا گیا ہے۔ جن کے عقائد اور اعمال صحیح اور درست ہوں

(۷)

بشارات الٰہیہ

اہلیان ربوہ اپنے امام کے عقائد کے صحیح اور درست ہونے پر اسلئے بھی یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آپ کی اولاد کے متعلق یہ بشارت دی ہے کہ وہ برباد نہیں ہوں گے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ انہیں بڑھائے گا۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں:

"خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر تو نے یہ مجھکو بارہا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

اور خصوصیت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

"لخت جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا
دن ہوں مرادوں والے پُرنور ہو سویرا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

پھر اس دعا کی قبولیت اور الٰہی بشارت کا یوں ذکر فرماتے ہیں ؎

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

اللہ تعالیٰ کی اس بشارت کے پیش نظر جو نہ ایک دفعہ بلکہ بارہا مسیح موعود علیہ السلام کو دی گئی۔ کہ آپ کی اولاد برباد نہیں ہوگی۔ بلکہ حق پر قائم رہے گی اور ترقی کرے گی اور اللہ تعالیٰ کی مذکورہ بالا خاص بشارت کے پیش نظر جو "محمود" کے حق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمائی ہے صدر منکرین خلافت جیسا بد قسمت ہی ان کے حق میں یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ

"انہوں نے حضرت مسیح موعود خدا کے مامور اور میرے امام پر افترا کیا ہے میں ایسے شخص کی عزت نہیں کر سکتا جو میرے امام کی ہتک کرے اس کو اسلامی دنیا میں ناقابل قبول بنا دے اور اس کے سلسلہ کو بدنام کرے۔ پس الحب للہ والبغض للہ کے ماتحت مجھے یقیناً اس سے بغض ہے اور یہ بغض خدا کے لئے اور اس کے مامور کے لئے ہے" (ٹریکٹ صفحہ ۲۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ

بالا تحریرات کی رو سے حضرت "محمود" خدا تعالیٰ کے محبوب اور حضرت مسیح موعودؑ کے لخت جگر اور اللہ تعالیٰ کی دوسری قسم کی انزال رحمت کی تکمیل کرنیوالے ہیں پس ان سے بغض رکھنا یقیناً نہ خدا تعالیٰ کے لئے ہو سکتا ہے نہ مامور من اللہ کے لئے۔ بلکہ ابلیس اور شیطان اور اپنے مغرور نفس کے لئے ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی عزت کس نے قائم کی

حیرانی ہوتی ہے۔ کہ منکرین خلافت کو جھوٹ بولنے میں ذرا شرم محسوس نہیں ہوتی وہ ان حقائق کا بھی انکار کر دیتے ہیں جو آفتاب نیمروز کی طرح درخشاں ہیں۔

دنیا میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عزت کس نے قائم کی؟ کیا منکرین خلافت نے۔ یا محمود مصلح موعود نے؟ اور اسلامی دنیا میں کس نے احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ منکرین خلافت نے یا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے؟ میں اس امر کا چشم دید گواہ ہوں کہ اسلامی ممالک میں منکرین خلافت کو صد درجہ ناکامی ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے "محمودؓ" کو ہر ملک میں ظفر و نصرت اور کامیابی عطا فرمائی۔ مصر، فلسطین اور شام میں میں خود بطور اول مبلغ کے کام کر چکا ہوں۔ اور میرے ذریعے فلسطینی شامی اور مصری سینکڑوں کی تعداد میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بیعت کرکے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر درود بھیجتے اور آپ کے سلسلہ کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنا اپنے لئے باعث فخر و سعادت سمجھتے ہیں۔ منکرین خلافت تو بتائیں کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام شام میں پہنچایا تو کتنے شامیوں نے ان کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صادق مان لیا۔ اگر فلسطین یا مصر یا لبنان میں آپ کی دعوت پہنچائی تو کتنے فلسطینی اور مصری اور لبنانی ہیں جنہوں نے دعوت احمدیت کو ان کے ذریعے قبول کیا۔ اگر چند آدمی بھی وہ ایسے پیش نہیں کر سکتے تو کیا یہ صدر منکرین خلافت کا دروغ بے فروغ نہیں ہے کہ نعوذ باللہ حضرت "محمود" نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہتک کی اور آپ کو اسلامی دنیا میں بدنام کیا اور ناقابل قبول بنایا وہ دکیوں جاؤ پاکستان اور ہندوستان میں تم نے کیا گل کھلائے۔ کیا تمہاری منافقت کی وجہ سے علمائے مسلمین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صادق مان لیا۔ اور کیا تمہیں تحقیقاتی عدالت کے روبرو کافر اور منافق قرار نہیں دیا؟ اور کیا تم روز بروز پستی اور انحطاط کی طرف نہیں گئے اور "محمود" کے جان نثاروں کے قدم ترقی کی شاہراہ پر گامزن نہیں رہے؟

مصلح موعود کی مسیح موعود سے مشابہت

جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر غیر احمدی علماء نے ازراہ ظلم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین اور ہتک کرنے کا الزام لگایا ویسے ہی صدر منکرین خلافت اور ان کے رفقاء نے سیدنا محمود مصلح موعود محبوب خدا پر مسیح موعود علیہ السلام کی توہین اور ہتک اور آپ کو بدنام کرنے کا الزام لگایا اور یہ دونوں الزام ایسے غلط اور صریح جھوٹ تھیں کہ ان کی تردید کرنے کی بھی کوئی ضرورت محسوس نہیں ہوتی (باقی)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے چند حلفیہ بیانات

(از مکرم محمد عبد الحق صاحب مجاہد امرتسری۔ گنج مغل پورہ)

ڈاکٹر غلام محمد صاحب صدر منکرین خلافت احمدیہ اپنے ٹریکٹ۔ خطاب بر اہل ربوہ ۲ میں لکھتے ہیں۔

۱۔ امام جماعت ربوہ سے میرا مطالبہ ہے۔ کہ اگر وہ اپنے آپ کو مصلح موعود سمجھتے ہیں تو موکد بعذاب قسم کھائیں۔ (ص ۳)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ آج سے تیرہ سال قبل مندرجہ ذیل الفاظ میں حلف اٹھا چکے ہیں۔ فرمایا

"میں اسی واحد و قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے۔ اور جس پر افترا کرنے والا اس کے عذاب سے بچ نہیں سکتا۔ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے یہ خبر دی ہے۔ کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں۔ اور وہ میں ہی ہوں جس کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا۔ اور توحید دنیا میں قائم ہوگی۔" (الفضل ۱۵ مارچ ۱۹۴۴ء)

۲۔ اُسی قادر و توانا خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے۔ کہ میرا یہ عقیدہ ہے۔ کہ باوجود ایک کمزور انسان ہونے کے مجھے خدا تعالیٰ نے ہی خلیفہ بنایا ہے۔ اور میں اس کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ اس نے آج سے ۲۲۔ ۲۳ سال پہلے مجھے رویا کے ذریعہ بتا دیا تھا۔ کہ تیرے سامنے ایسی مشکلات آئیں گی۔ کہ بعض دفعہ تیرے دل میں بھی یہ خیال پیدا ہوگا۔ کہ اگر یہ بوجھ علیحدہ ہو سکتا ہو۔ تو اُسے علیحدہ کر دیا جائے۔ مگر تو اس بوجھ کو ہٹا نہیں سکے گا۔ اور یہ کام تجھے ہر حال نباہنا پڑے گا۔ اگر میں اس بیان میں جھوٹا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ کی مجھ پر لعنت ہو" (الفضل ۲ نومبر ۱۹۳۵ء)

فتنہ پردازوں کے بہتانات کیخلاف حلفیہ بیان

۳۔ میرا جواب تو میرا رب ہے۔ میں اُسی کو اپنا گواہ بناتا ہوں۔ وہ سب کھلی اور پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے۔ اور اس کا فیصلہ درست اور راست ہے۔ وہ اس امر پر گواہ ہے۔ کہ اخبار مباہلہ والوں نے سرتاپا جھوٹ بلکہ افترا سے کام لیا ہے۔ اور انشاء اللہ وہ گواہ رہے گا۔ میں اسی کے فضل کا اُمیدوار اور اسی کی نصرت کا طالب ہوں۔ رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ میں ان لوگوں کے بیانات پر جو اخبارات میں شائع ہوتے ہیں سوائے اس کے کہ یہ کہوں۔ کہ انہیں خدا تعالیٰ کی لعنت سے ڈرنا چاہیئے۔ کہ سرتاپا کذب و بہتان سے کام لے رہے ہیں۔ اور کچھ کہنے کی ضرورت نہیں سمجھتا" (۱۵ ؍ جولائی ۱۹۲۹ء)

شیخ عبد الرحمن مصری کے الزامات کا جواب دیتے ہوئے حضور فرماتے ہیں۔

"میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے کہ آپ (مصری صاحب) کا خط افتراؤں بہتانوں اور کذب سے پُر ہے (میرا یہ مطلب نہ تھا۔ کہ شیخ صاحب نے خود افترا کیا۔ بلکہ یہ کہ جس نے بھی ان تک یہ باتیں پہنچائی ہیں۔ اس نے افترا کذب اور جعلسازی سے کام لیا ہے۔ اور شیخ عبد الرحمن صاحب مصری نے بعض نے اس پر مزید رنگ آمیزی کر دی) اب اگر آپ اپنے دعویٰ میں مُصر ہوں۔ اور دوسروں کے بہتانوں پر قسم کھانے کی غیر متقیانہ جسارت رکھتے ہوں۔ تو آپ بھی اپنے خط کے نیچے لعنۃ اللہ علی الکاذبین لکھ کر بھجوا دیں۔ کہ آپ نے بزعم خود جو واقعات اس خط میں لکھے ہیں۔ یا جو باتیں بیان کی ہیں۔ وہ سچی ہیں۔ اور اُن کے کہنے کا خدا اور اس کے رسول نے آپ کو حق دیا ہے۔ اور یہ کہ آپ کا عمل خدا اور اس کے رسول کے حکم کے خلاف ہو تو آپ پر اور آپ کے خاندان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو" (الفضل ۲۰ نومبر ۱۹۳۷ء)

مباہلہ کا جواب

صدر منکرین خلافت لکھتے ہیں۔

"وہ اپنی بریت کے لئے خدا سے فیصلہ چاہیں"۔

حضرت سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"میں یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں کہ بعض امور میں مباہلہ جائز بھی ہوتا ہے اگر بعض لوگ بعض خدا کے غضب کو [illegible]

ہوگئے تسلی نہ پائیں۔ اور میری اس نصیحت کو قبول نہ کریں۔ (یعنی نفسانیت سے الگ ہو کر خدا سے دعا کرنا) تو پھر میں کہتا ہوں کہ یہ مسئلہ اس طرح بھی حل ہو جاتا ہے کہ میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اور جس کے ہاتھ میں جزا اور سزا ہے۔ اور ذلت و عزت ہے۔ کہ میں اس کا مقرر کردہ خلیفہ ہوں۔ اور جو لوگ میرے مقابل پر کھڑے ہیں۔ اور مجھ سے مباہلہ کا مطالبہ کرتے ہیں۔ وہ اس کی مرضی اور اس کے قانون کے خلاف کر رہے ہیں اگر میں اس امر میں دھوکہ سے کام لیتا ہوں تو اے خدا تو اپنے نشان کے ساتھ صداقت کا اظہار فرما۔ اب جس شخص کو دعویٰ ہو کہ وہ اس رنگ میں میرے مقابل پر آنے میں حق بجانب ہے۔ وہ بھی قسم کھائے اللہ تعالیٰ خود فیصلہ کر دے گا۔"

حضرت سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ بالا حلفیہ بیانات آپ کی صداقت اور پاکیزگی پر ایک برہان قاطع ہیں کاش کہ منافقین اور منکرین خلافت احمدیہ اس پر غور کریں۔

درخواست دُعا

خاکسار کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں آج کل تکلیف بہت ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعودؑ۔ درویشان قادیان اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ مریضہ کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں فرماویں۔

(شیخ عبد الرحمن عابد بیڈن روڈ لاہور)

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا دوسرا سالانہ اجتماع

۷۔۸ ستمبر ۵۷ء بروز ہفتہ اتوار منعقد ہوگا

خدام الاحمدیہ کی اپنے معین اور محدود لائحہ عمل کی تربیت کے لئے ضروری ہے۔ کہ اجتماعی طور پر مجلس کے خدام اس کے عملی نمونہ میں حصہ لیں۔ مرکز میں سال میں ایک مرتبہ خدام الاحمدیہ کا اجتماع ہوتا ہے۔ لیکن اس میں ہر خادم شریک نہیں ہو سکتا۔ اس لئے یہ ضروری سمجھا گیا ہے۔ کہ کراچی کے تمام اراکین خدام الاحمدیہ کو اس کی عملی تربیت دینے کے لئے ہر سال ایک اجتماع مرکز میں اجتماع کے نمونہ پر منعقد ہو۔ چنانچہ گذشتہ سال اس سلسلہ کا پہلا اجتماع منعقد ہوا تھا۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے اثرات اور برکات اور نتائج کے لحاظ سے نہایت کامیاب ثابت ہوا۔ ہمارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خدام کی حوصلہ افزائی ایک پیغام کے ذریعہ فرمائی۔

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہر سال یہ اجتماع ہوا کرے۔ تاکہ فوائد اور برکات جاری رہیں۔ چنانچہ ہمارا دوسرا سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ ۷۔۸ ستمبر ۱۹۵۷ء بروز ہفتہ۔ اتوار کراچی میں منعقد ہوگا۔ جس میں کراچی کے ہر خادم کی شمولیت لازمی ہے۔ دیگر قریب کی مجالس خدام الاحمدیہ حیدرآباد اور خیرپور ڈویژن سے بھی توقع ہے۔ کہ وہ گذشتہ سال کی طرح اس اجتماع میں بھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوں گی۔ تا ایسے خدام جو مرکزی اجتماع میں ذاتی طور پر شریک نہیں ہو سکتے۔ وہ کراچی کے اجتماع میں شامل ہو جائیں۔ گذشتہ اجتماع میں مجالس حیدرآباد، ڈرگ روڈ اور محمود آباد کے کافی اراکین شامل ہوئے تھے۔ امسال ان مجالس سے خاص طور پر اور دوسری قریبی مجالس سے عام طور پر توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ پہلے سے بھی زیادہ تعداد میں شریک ہوں گی۔

بیرونی مجالس کے قیام و طعام کا انتظام مجلس کراچی کے ذمہ ہوگا۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ جہاں اس اجتماع کو ہمارے لئے پوری برکات کا حامل ہونے کی دعا فرمائیں۔ وہاں اس سلسلہ میں اپنے مفید مشوروں سے بھی نوازیں۔ ایسے تمام مشورے شکریہ کے ساتھ قبول کئے جائیں گے۔

(عبدالمجید قائد خدام الاحمدیہ احمدیہ ہال میگزین لین کراچی ۳)

جماعتوں کی اطلاع کیلئے ایک ضروری اعلان

۱۔ جن جماعتوں کا چندہ تحریک جدیدہ ۷۵٪ سے سو فی صدی تک ادا ہو چکا ہے۔ ان کا دفتر اوّل اور دفتر دوم کا وعدہ اور اس وعدہ کی وصولی جماعتوں اور احباب کی اطلاع کے لئے شائع کی جاتی ہے۔ تا جن جماعتوں کے چندہ میں سو فی صدی پورا ہونے میں کچھ کمی ہے۔ وہ اسے اس ماہ میں سو فی صدی پورا کر دیں۔

۲۔ جن جماعتوں کے وعدے ۵۰٪ سے ۷۴٪ تک ادا ہوئے ہیں۔ ان کے صرف نام فہرست میں شائع کئے گئے ہیں۔ تا وہ جماعتیں۔ اور ان کے احباب اپنے وعدے جلد تر ادا کریں ان کے با اثر و بارسوخ احباب کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ پوری توجہ سے وصولی کی طرف توجہ فرمادیں۔ تا وقت کے اندر وعدے ادا ہو جائیں۔

۳۔ فہرست میں ان جماعتوں کے نام نہیں۔ جن کے وعدے ۵۰٪ سے بھی نیچے رہے ہیں۔ مگر یہ مطبوعہ فہرست تمام جماعتوں کو اس لئے ارسال ہے۔ کہ وہ بھی اپنے دوسرے بھائیوں کو دیکھ کر اپنے وعدے سو فی صدی کریں۔ جن کے وعدے ۵۰٪ سے ۷۴٪ تک یا ۵۰٪ سے بھی کم رہے ہیں۔ ان کو اس چھٹی کے ساتھ قابل وصول وعدوں کی فہرست بھی دی جا رہی ہے۔ تا وہ بھی اس قلیل عرصہ میں جو دو سوا دو ماہ کا ہے۔ تن دہی سے کوشش کرکے ادا کریں۔ اور پھر ان کے احباب نئے سال کے وعدے میں نہایت خوشی سے بڑھ چڑھ کر وعدے کریں۔ اور ان کو جلد ادا کر سکیں۔ پس عہدہ دار اور خدام الاحمدیہ اس تھوڑے وقت میں زیادہ کام کو زیادہ وقت دیکر پورا کریں۔ اور ہر جماعت کے با اثر و بارسوخ احباب بھی مدد فرمادیں۔

ترسیل زر معہ اسم وار تفصیل کے افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام ہو۔

(وکیل المال)

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے دوسرے سالانہ اجتماع کا پروگرام

منعقدہ مورخہ ۷۔۸ ستمبر ۱۹۵۷ء

ورزشی مقابلہ جات

(۱) لمبی اور اونچی چھلانگ
(۲) کلائی پکڑنا
(۳) گولا پھینکنا
۴۔ دوڑیں:۔ ۱۰۰ گز ۲۲۰ گز ۴۴۰ گز اور ایک میل
۵۔ فٹ بال۔ والی بال۔ رنگ۔ کبڈی

دینی و علمی مقابلہ جات

حفظ قرآن مجید۔ ترجمہ قرآن مجید۔ مطالعہ احادیث۔ عام دینی معلومات

تحریری مقابلہ

ذہانت و معلوماتِ عامہ

مقابلہ مطالعہ کتب سلسلہ

(نصاب) کشتی نوح۔ الوصیت۔ ایک غلطی کا ازالہ اسلام میں اختلافات کا آغاز اور رسائل خلافت۔

مقابلہ مضمون نگاری

۱۔ قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتا۔
۲۔ قدرتِ ثانیہ۔
۳۔ حضرت مصلح موعود کے کارنامے۔
۴۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق
۵۔ اسلام اور امن عالم۔
۶۔ اسلامی ممالک کی مشکلات اور انکا حل

تقریری مقابلہ

۱۔ صحابہ کرام کا عشق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
۲۔ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔
۳۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام
۴۔ وفات مسیح ناصری علیہ السلام
۵۔ ختم نبوت کی حقیقت
۶۔ نظام آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

لیڈر بقیہ صفحہ ۶

ہم انسانیت سے گر کر منتشر بھیڑ بکریوں کی طرح سطح پر آپڑے ہیں۔ اور ہمارے قائدین اپنے ڈنڈے کے بل پر ہمیں جدھر چاہتے ہیں۔ ہانک لیتے ہیں۔ ہمارا یہی ملّی انتشار ہے جسے دیکھ کر کل کے گیدڑ آج کے شیر بنے جا رہے ہیں!

یہ درست ہے کہ فرقہ وارانہ تنازعات میں ہمارے اہل علم حضرات کا دن رات مشغول رہنا اسلام کی کمزوری کا باعث ہے لیکن محض عقائد میں باہمی اختلافات عیسائیوں کے مقابلہ میں ناکامی کا اصل سبب نہیں ہیں فرقے عیسائیوں میں بھی بے شمار ہیں۔ لیکن انکے یہ باہمی اختلافات جمود کا نہیں بلکہ فعالیت کا سبب بنے ہوئے ہیں۔ وہ بھی اختلافی مباحث میں دلچسپی لیتے ہیں۔ مگر وہ اسے اپنی تبلیغی سرگرمیوں میں حائل نہیں ہونے دیتے۔ بلکہ وہ تبلیغ میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ سب فرقے اپنی اپنی جگہ خدمت خلق کے کاموں اور تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔

مسلمان اہل علم حضرات کا اصل مرض یہ ہے کہ ان میں تبلیغ کا ذوق و شوق ہی مفقود ہو چکا ہے۔ وہ آپس میں تو ذرا ذرا سے اختلافات پر لڑنے مرنے کو تیار ہیں۔ لیکن الحاد اور عیسائیت جو اسلام کو سموچا نگل جانا چاہتے ہیں۔ اس کے مقابلہ کے لئے وہ کبھی میدان میں نہیں نکلیں گے

فروعی اختلافات نہ کبھی مٹے ہیں اور نہ کبھی مٹ سکتے ہیں۔ مگر ہمارے اہل علم حضرات نے اپنی ساری تبلیغی قوت کو ایک دوسرے کے عقائد کی اصلاح یا حکومت کے اقتدار پر قبضہ کرنے میں لگا رکھا ہے۔ اور الحاد اور عیسائیت منظم ہو کر ہمارے غیر محفوظ ایمانوں پر ڈاکہ ڈال رہے ہیں۔

صرف ایک جماعت احمدیہ ہے جو اپنی بے بساطی کے باوجود تمام الحادی اور مسیحی قوتوں کا مقابلہ کر رہی ہے۔ اور وہ بھی اس صورت میں کہ خود اپنے ہی اسکے راستہ میں روڑے اٹکانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن ان تمام رکاوٹوں کے باوجود ہمارے حوصلے بلند ہیں۔ کیونکہ ہمیں یقین ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسی لئے کھڑا کیا ہے۔ کہ الحاد و شرک کو دنیا سے مٹا کر اسلام کو سب دینوں پر غالب کر دیں۔ ہم اس ایمان کو لے کر کھڑے ہوئے ہیں۔ اس لئے ہمیں یقین ہے۔ کہ اسلام ہی غالب آئے گا۔

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۳ اگست ۱۹۵۷ء
بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی" (حضرت امیر المومنین)
پاکستان میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا نواں
سالانہ اجتماع
بروز جمعہ ہفتہ اتوار
۱۱-۱۲-۱۳ اکتوبر ۱۹۵۷ء
بمقام ربوہ
مجلس خدام الاحمدیہ کا سترھواں (پاکستان میں نواں) سالانہ اجتماع مندرجہ بالا تاریخوں میں اپنے مرکز ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ اجتماع بہت سی خصوصیات کا حامل ہوتا ہے۔ اس اجتماع میں احمدی نوجوانوں کو صحیح اسلامی ماحول میں رہنے کی تربیت دی جاتی ہے۔ اور تین دن بطور نمونہ رکھا جاتا ہے۔ اجتماع سے متعلق مختلف امور بذریعہ الفضل اور رسالہ خالد اور بذریعہ گشتی مراسلہ جملہ قائدین خدام الاحمدیہ کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ اور ان سے توقع ہے کہ وہ ان پر پوری طرح عمل پیرا ہو کر مرکزی دفتر کو مطلوبہ کوائف سے مطلع کریں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء
مجلس شوریٰ
کے اجلاس میں صرف مجالس کے منتخب شدہ نمائندگان شریک ہوتے ہیں۔ اور مجلس کی ترقی اور بہبودی کے متعلق تجاویز پر غور کرنے کے علاوہ آئندہ سال کے مرکزی بجٹ پر بھی بحث کرتے
تلقین عمل
خدام الاحمدیہ کے پروگرام سے متعلق مختلف امور پر مختلف مجالس کے قائدین اپنے اپنے تجربات بیان کرتے ہیں۔ نیز بزرگان بھی اپنے نوجوانوں سے مخاطب ہوتے ہیں
علمی مقابلے
روح کی تروتازگی کے لئے علمی اور روحانی ماحول ضروری ہے جس کا مشاہدہ آپ اپنے سالانہ اجتماع میں ہی کر سکتے ہیں۔ پس اس سے فائدہ اٹھائیے۔
ورزشی مقابلے
صحت کو برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ورزش کی جائے۔ جس قسم کی ورزش ضروری ہے۔ اس کا نمونہ دیکھئے۔ اور سارا سال اس پر عمل کیجئے ؛
سالانہ اجتماع کا سب سے اہم اور ضروری حصہ
آقا کا اپنے خدام سے خطاب کرنا ہے۔ اس موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بشرط صحت و فرصت اپنے خدام میں تشریف فرما ہوتے۔ اور انہیں کام کے متعلق اہم نصائح فرماتے ہیں۔ یہی حصہ اس اجتماع کی جان ہوتا ہے ؛
پہلا اجتماع
۳۰-۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۴۹ء میدان دار الرحمت ربوہ
دوسرا اجتماع
۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۱۹۵۰ء میدان دار الرحمت ربوہ
تیسرا اجتماع
۱۲-۱۳-۱۴ اکتوبر ۱۹۵۱ء میدان دار الرحمت ربوہ
چوتھا اجتماع
۳۰-۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۵۲ء میدان دار البرکات ربوہ
پانچواں اجتماع
۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۱۹۵۳ء میدان دار البرکات ربوہ
چھٹا اجتماع
۵-۶-۷ نومبر ۱۹۵۴ء میدان دار البرکات ربوہ
ساتواں اجتماع
۱۸-۱۹-۲۰ نومبر ۱۹۵۵ء میدان دار البرکات ربوہ
آٹھواں اجتماع
۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر ۱۹۵۶ء میدان دار البرکات ربوہ
پس آپ خود بھی تشریف لائیں اور دوسرے اراکین خدام الاحمدیہ کو بھی شامل اجتماع ہو کر اس کی برکات سے فائدہ اٹھانے کی تلقین کریں۔ اور جس راستہ پہ ہمارے پیارے آقا ہمیں چلانا چاہتے ہیں۔ اس پر چلنے کا نمونہ دیکھیں ؛
معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ (ضلع جھنگ)

منگلا ڈیم کے منصوبے پر حفاظتی کونسل سے بھارت کا احتجاج

پاکستان کا اقدام حفاظتی کونسل کی قرار داد کے منافی ہے

نیویارک ۲۳ اگست۔ پاکستان نے آزاد کشمیر میں منگلا کے مقام پر دریائے جہلم پر بند تعمیر کرنے کا جو منصوبہ تیار کیا ہے بھارت نے اس کے خلاف اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل سے احتجاج کیا ہے۔

صدر حفاظتی کونسل ڈاکٹر فرانسسکو (کولمبیا) کے نام ایک احتجاجی مراسلے میں بھارتی سفیر آر تھر لال نے کہا کہ مجوزہ منصوبہ حکومت پاکستان کی ان کوششوں کا ایک اور ثبوت ہے جن کے تحت وہ جموں اور کشمیر کے بھارتی علاقے میں جس پر اس نے زبردستی قبضہ کر رکھا ہے اپنی پوزیشن مضبوط بنا رہا ہے۔

مسٹر لال نے کہا حکومت پاکستان برابر ان علاقے (آزاد کشمیر) کے وسائل سے اس طرح استفادہ کر رہی ہے جو جموں اور کشمیر کے عوام کے مفاد کے لئے نقصان رساں اور اہل پاکستان کے لئے فائدہ مند ہے۔

مسٹر لال نے اپنے مراسلے میں حفاظتی کونسل سے اس ضمن میں کسی کارروائی کی درخواست نہیں کی۔ البتہ یہ کہا ہے کہ کونسل کے دوسرے ارکان کو ان کا خط دکھا یا جائے گا۔

قاسم رضوی دس ستمبر کو رہا ہوں گے

کراچی ۲۲ اگست معلوم ہوا ہے کہ حیدر آباد دکن کے رضاکار لیڈر سید قاسم رضوی نے اپنی سزا میں معافی کے متعلق بھارتی حکومت کی پیشکش مسترد کر دی ہے۔ اور اب آپ سات سال قید کی میعاد پوری ہونے کے بعد اس سال دس ستمبر کو جیل سے باہر آئیں گے بھارتی حکومت نے دوسرے قیدیوں کی طرح آپ کو پندرہ اگست کو رہا کرنے کی پیشکش کی تھی

سیاحوں کی سہولت کے لئے مرکز اطلاعات

لاہور ۲۳ اگست۔ محکمہ اطلاعات مغربی پاکستان نے سیاحوں کی سہولت کے لئے ۳۳ مال لاہور پر ایک مرکز اطلاعات قائم کیا ہے۔ یہ مرکز روزانہ صبح ساڑھے نو بجے سے ساڑھے بارہ بجے اور چار بجے شام سے چھ بجے شام تک کھلا رہے گا۔

میر علی احمد تالپور کا عزم کراچی

لاہور ۲۳ اگست۔ صوبائی وزیر امداد باہمی میر علی احمد تالپور آج بذریعہ تیزگام کراچی جا رہے ہیں۔ آپ وہاں تین دن قیام کرنے کے بعد حیدر آباد کا دورہ کریں گے۔

حفاظتی کونسل میں کشمیر پر بحث کی تاریخ

نیویارک ۲۳ اگست حفاظتی کونسل کے ماہ رواں کے صدر ڈاکٹر فرانسسکو (کولمبیا) نے کہا ہے کہ تنازعہ کشمیر پر حفاظتی کونسل میں دوبارہ بحث شروع کرنے کی تاریخ کا فیصلہ کونسل کے اگلے مہینے کے صدر کریں گے۔ ستمبر میں کیوبا کے نمائندے کونسل کی صدارت کے فرائض انجام دیں گے۔

نارووال لاہور ٹرین سروس کی بحالی

لاہور ۲۳ اگست کالا خطائی اور شاہدرہ کے درمیان ریلوے لائن کے شگافوں کی مرمت کر دی گئی ہے اور آج سے نارووال اور شاہدرہ کے درمیان ٹرینوں کی آمد و رفت شروع ہو گئی ہے

درخواست دعا

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی امسال بھی سالانہ اجتماع منعقد کر رہی ہے۔ جو ۷ ، ۸ ستمبر ۱۹۵۷ء بروز ہفتہ۔ اتوار مالیر سٹی نزد کوٹھہ والا بنگلہ منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس اجتماع کو ہر رنگ میں مبارک اور بابرکت فرمائے آمین

بشیر الدین احمد سامی
معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی

قومی اسمبلی

عوامی نمایندگی کے بل پر غور شروع ہو گیا

اپوزیشن اور حکومت کے نمائندوں میں ایوان سے باہر مفاہمت کا فیصلہ

کراچی ۲۳ اگست آج سہ پہر قومی اسمبلی کا اجلاس شروع ہو گیا۔ جس میں وزیر قانون سردار امیر اعظم خان نے سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق عوامی نمایندگی کا بل پیش کیا۔ بل کی پہلی خواندگی بہت ہی کم وقت میں ختم ہوئی اور زیادہ تر ارکان نے تقریروں سے احتراز کیا۔

عوامی نمائندگی کا بل پیش کرتے ہوئے سردار امیر اعظم خان نے کہا۔ کہ موجودہ وزارت حکومت کو ایک امانت تصور کرتی ہے۔ اور وہ اس امانت کو عام انتخابات کے بعد عوام کے نمائندوں کے حوالے کر دے گی۔ آپ نے کہا کہ متوقع عام انتخابات میں خواہ ہم منتخب ہوں یا نہ ہوں۔ یہ امر یقینی ہے۔ کہ ملک میں سیاسی استحکام پیدا ہو جائے گا۔ اور مرکز اور صوبوں میں مضبوط حکومتیں قائم ہوں گی۔ آپ نے کہا۔ موجودہ حکومت کی دلی خواہش ہے کہ عام انتخابات جتنی جلد ممکن ہو سکے منعقد کئے جائیں۔

سردار امیر اعظم خان نے تجویز پیش کی کہ اتوار کی صبح کو اپوزیشن اور حکومت کے نمائندے یکجا ہو کر عوامی نمائندگی کے بل میں ترامیم پر غور کر کے کسی نتیجے پر پہنچنے کی کوشش کریں تاکہ بل کی منظوری میں غیر ضروری تاخیر سے بچا جا سکے۔ آپ نے سلیکٹ کمیٹی اور الیکشن کمیشن کا شکریہ ادا کیا۔ کہ اس نے رپورٹ جلد تیار کرنے میں تعاون کیا ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ الیکشن کمیشن نے بعض موجودہ قوانین میں ترمیم کی سفارش کی ہے۔ اس پر بھی اتوار کی صبح کو بحث ہو سکتی ہے اپوزیشن کی جانب سے مسٹر یوسف ہارون نے بل کا خیر مقدم کیا۔ اور کہا کہ وزیر قانون نے اتوار کے اجلاس کی جو تجویز پیش کی ہے اپوزیشن اسے منظور کر چکی ہے۔

بل کی پہلی خواندگی کے بعد اجلاس (کل صبح) چار بجے شام تک ملتوی کر دیا گیا۔

جماعت اسلامی سے استعفے

لائل پور ۲۳ راگست:۔ جماعت اسلامی لائل پور کے چار اور ارکان مولانا عبد الغفار حسن (سابق قائم مقام صدر جماعت اسلامی پاکستان) میاں فضل احمد (امیر جماعت لائلپور) مولانا مصطفیٰ صادق (سابق ایڈیٹر روز نامہ تسنیم لاہور) اور شیخ محمد صدیق آج جماعت اسلامی کی رکنیت سے مستعفی ہو گئے۔ مولانا عبد الرحیم اشرف اور چوہدری عبد الحمید پہلے ہی مستعفی ہو چکے ہیں [illegible]

مجلس عاملہ سے اختلافات تھے۔ اور انہیں امیر جماعت کے "غیر جمہوری رجحانات" پر اعتراض تھا۔ خیال ہے۔ کہ یہ ارکان اب کوئی متوازی تنظیم قائم کریں گے۔ (نوائے وقت)

واضح ہو کہ اس سے قبل مولانا امین احسن اصلاحی بھی جماعت اسلامی کی مجلس عاملہ سے انہی وجوہ کی بنا پر استعفیٰ دے چکے ہیں

بقیہ مولوی ابوبکر ایوب صاحب صفحہ اول

کے عرصہ تک آپ کو خدمت دین کی توفیق ملی ہے۔ مکرم مولوی صاحب اب اپنے وطن واپس تشریف لے جاتے ہوئے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور مرکز سلسلہ کی زیارت کی غرض سے کچھ دنوں کے لئے ربوہ تشریف لائے ہیں۔ آپ ۱۷ر جولائی کو ہالینڈ سے روانہ ہو کر ۱۶ر اگست کو کراچی پہنچے تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم مولوی صاحب موصوف کے لئے ان کی آمد مبارک کرے اور بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہنچائے۔

گرانی پر خواتین کا اظہار تشویش

لاہور ۲۳ر اگست:۔ شعبہ خواتین مسلم لیگ نے ایک قرار داد میں ضروریات زندگی کی روز افزوں گرانی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ عوام کی اقتصادی بدحالی کو پیش نظر رکھتے ہوئے اشیائے صرف کے نرخوں میں فوراً کمی کرے۔ اجلاس میں طے پایا کہ اگر حکومت نے گرانی ختم کرنے کیلئے کوئی موثر کارروائی نہ کی تو خواتین ۱۲ر ستمبر کو لاہور میں مہنگائی اور گرانی کے خلاف احتجاجی جلوس نکالیں گی